

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Wednesday, March 11, 1992

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House), Islamabad, at ten of the clock in the morning, with Madam Deputy Chairman (Dr. Noor Jehan Panezai) in the Chair.

RECITATION FROM THE HOLY QURAN

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

وَقُلْ أَعْمَلُوا فَيَسِّرِ اللَّهُ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ وَرَسُولُهُ وَالْمُؤْمِنُونَ وَسَتُرَدُّوكَ إِلَىٰ عِلِّيِّ
الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿١٠٥﴾ وَآخِرُكُمْ مُرْجُونَ لِأَمْرِ
اللَّهِ إِمَّا يُعَذِّبُهُمْ وَإِمَّا يَتُوبُ عَلَيْهِمْ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ﴿١٠٦﴾

[ترجمہ] اور ان سے کہہ دو کہ عمل کئے جاؤ خدا اور اس کا رسول اور مومن سب، تمہارے عملوں کو دیکھ لیں گے۔ اور تم غائب و حاضر کے جاننے والے (خدا نے واحد) کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔ پھر جو کچھ تم کرتے رہے ہو وہ سب تم کو بتا دے گا۔

اور کچھ اور لوگ ہیں جن کا کام خدا کے حکم پر موقوف ہے چاہے ان کو عذاب دے اور چاہے معاف کر دے۔ اور خدا جاننے والا حکمت والا ہے۔

MOTION UNDER RULE 236 TO SUSPEND THE QUESTION HOUR

Madam Deputy Chairman: Yes, please Ch. Amir Hussain Sahib, Minister for Parliamentary Affairs.

Ch. Amir Hussain: I want to move a motion with your leave that under Rule 236 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 1988, the requirement of Rule 38 of the said rule regarding

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Wednesday, March 11, 1992

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House), Islamabad, at ten of the clock in the morning, with Madam Deputy Chairman (Dr. Noor Jehan Panezai) in the Chair.

RECITATION FROM THE HOLY QURAN

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

وَقُلْ أَعْمَلُوا فِى سَبِيلِ اللَّهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ۝ وَرَسُولُهُ ۝ وَالْمُؤْمِنُونَ ۝ وَسِرْدُودٌ ۝ إِلَىٰ عَالَمِ
الْغَيْبِ ۝ وَالشَّهَادَةِ ۝ فَيُنْشِئُكُمْ بَعْدَهُمْ تُعْمَلُونَ ۝ ۝ وَأَخْرُوجُ مُرْجُونَ لِأَمْرِ
اللَّهِ ۝ إِمَّا يَبْعَثُ فِيهِمْ وَإِمَّا يَنْتَوِبُ عَلَيْهِمْ ۝ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ۝

[ترجمہ] اور ان سے کہہ دو کہ عمل کئے جاؤ خدا اور اس کا رسول اور مومن (سب) تمہارے عملوں کو دیکھ لیں گے۔ اور تم غائب و حاضر کے جاننے والے (خدا نے واحد) کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔ پھر جو کچھ تم کرتے رہے ہو وہ سب تم کو بتا دے گا۔

اور کچھ اور لوگ ہیں جن کا کام خدا کے حکم پر موقوف ہے چاہے ان کو عذاب دے اور چاہے معاف کر دے۔ اور خدا جاننے والا حکمت والا ہے۔

MOTION UNDER RULE 236 TO SUSPEND THE QUESTION HOUR

Madam Deputy Chairman: Yes, please Ch. Amir Hussain Sahib, Minister for Parliamentary Affairs.

Ch. Amir Hussain: I want to move a motion with your leave that under Rule 236 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 1988, the requirement of Rule 38 of the said rule regarding

Question Hour be dispensed with. Now I will explain the reason for moving the motion. It is just formality. No questions were placed today on the Order of the Day, which is only a formality. There are no questions today.

Mr. Manzoor Ahmed Gichki: What about the previous questions? What about the previous days' questions?

Ch. Amir Hussain: Madam Deputy Chairman, I want to explain that it is...

(Interruption)

چوہدری امیر حسین: مخالفت برائے مخالفت کی بات نہیں، آج چونکہ sitting نہیں تھی، آج کے لئے کوئی سوالات نہیں رکھے گئے تھے میرا ذاتی خیال یہ تھا، چونکہ آج سوالات رکھے ہی نہیں گئے اس لئے اس motion کی ضرورت ہی نہیں لیکن سیکریٹریٹ کا یہ خیال تھا کہ نہیں اگرچہ سوال نہ بھی رکھے گئے ہوں پھر بھی motion پیش کرنا ضروری ہے چوں کہ آج سوالات ہیں ہی نہیں اس لئے اگر آپ مخالفت کرتے ہیں کہ یہ motion پیش نہ کی جائے ہم پیش نہیں کرتے۔ سوالات تو ہیں ہی نہیں، آپ کو کیا فائدہ ہو گا۔

جناب منظور احمد گچکی: پوائنٹ آف آرڈر جناب والا سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ یہ ہماری ذمہ داری نہیں ہے کہ سوالات ہیں کہ نہیں ہیں سابقہ ایام جو گزرے ہیں ان میں تو سوالات بھیجے گئے ہیں، سوالات ہم نے بھی بھیجے ہیں اور سیکریٹریٹ نے بھی اطلاع دی ہے کہ سوالات آگئے ہیں اور یہ فلاں فلاں دنوں کو ہوں گے کم از کم سابقہ دنوں کے سوالات کو تو آج رکھ سکتے تھے۔ اگر آج سیکریٹریٹ نے سوالات نہیں رکھے تو This is not our responsibility. This is the responsibility of the Secretariat.

میڈم ڈپٹی چیئرمین: یہ تو آپ لوگوں کے اتفاق رائے سے ہوا کہ آج ایوان کا اجلاس کرنا ہے اور روزانہ ایوان کو چلانا ہے۔

جناب منظور احمد گچکی: پھر تو ان کو سوالات لانے چاہیں۔

چوہدری امیر حسین: جناب والا گچکی صاحب اپنے خیال کے مطابق درست بات کر رہے ہیں لیکن میں اپنی بات صحیح طور پر سمجھا نہیں سکا چونکہ آج سوالات ہیں

ہی نہیں، میری یہ رائے تھی کہ اس motion کی ضرورت ہی نہیں لیکن سیکریٹریٹ نے کہا کہ یہ ایک formality ہے آپ پوری کر دیں چونکہ آج بدھ کے لئے کوئی sitting نہیں تھی اور اس سے پہلے صدارتی خطاب پر بحث ہو رہی تھی اس میں سوالات نہیں ہوتے۔ آج ہم نے زیادہ وقت حاصل کرنے کے لئے کہ ایک دن کیوں چھٹی کی جائے اجلاس رکھا ہے۔ آج سوالات fixed نہیں تھے اس لئے یہ motion پیش کی گئی ہے۔

It is only to observe the formality.

Madam Deputy Chairman: Syed Iqbal Haider on point of order.

سید اقبال حیدر: محترمہ ہم نے اس معاملے پر پرسوں گفتگو کی تھی کہ روزانہ اجلاس ہو اور خواہ سرکاری business بھی ہو اس وقت ہم نے خاص طور سے اس بات پر زور دیا تھا کہ اگر سرکاری business day ہو گا تو اس میں وقفہ سوالات بھی ہو گا اور اس میں تحریک التوا بھی ہوں گی۔ یہ فیصلہ آج کا نہیں ہے یہ گزشتہ پیر کا ہے اور جب سوالات پہلے سے موجود ہیں تو.....

میڈم ڈپٹی چیئرمین: اس وقت بھی فیصلہ ہوا تھا کہ سوالات نہیں ہوں گے۔

سید اقبال حیدر: میں صرف یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ حکومت ہمارے بے ضرر سوالات سے بھی خوفزدہ ہے۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین: نہیں خوفزدہ نہیں ہے آپ جیسے لوگ جو ڈھائی ڈھائی گھنٹے تقریر کرتے ہیں ان کو بھی accommodate کرنا ہے خوفزدہ کوئی نہیں ہے۔

چوہدری امیر حسین: محترمہ گزارش یہ ہے کہ میں وقت بچانا چاہ رہا ہوں اس میں بحث نہیں کرنا چاہتا اور اقبال حیدر صاحب کو بہت اچھی طرح پتہ ہے کہ سوالات کس دن آنے ہیں یہ حکومت کا کام نہیں یہ سینٹ کے سیکریٹریٹ کا کام ہے یعنی آپ سینٹ پر نکتہ چینی کریں حکومت کا اس سے کیا تعلق ہے جس دن سوال ہوں گے ہم ان کا جواب دیں گے اور آج سوال ہیں ہی نہیں۔

Madam Deputy Chairman: Syed Abdullah Shah on point of order.

Syed Abdullah Shah: Madam, I will beg to refer you to Rule 30 of the Rules of Procedure and there it is said that the Chairman may

suspend or vary the rules to that extent in order to accommodate the Presidential Address and I think under that provision Question Hour is not fixed during the Address of the President because otherwise I do not find any specific rule in this book which says that there will be no Question Hour when the Presidential Address is being discussed but there has been a tradition and I can read in this rule, the power given to the Chairman that he can suspend Question Hour, there will be no Question Hour when the Presidential Address is being discussed. But when the government business of legislation is to be taken, the day is not fixed for Presidential Address and, therefore, I humbly submit that there has to be a Question Hour, if the Secretariat has not fixed questions, that is not our fault and then you will kindly appreciate that we have been in this House from 2nd of February. Firstly the government wanted to have a session on alternative days. We could have had daily sessions and then everybody could have been accommodated plus we could have done legislation. We would have had Question Hour and adjournment motion and privilege motions. All this business was left because of the government's not agreeing to work for the whole time. Now, when it is coming to an end they are having two sessions and they want to suspend the Question Hour. This is not fair. This is my submission.

Madam Deputy Chairman: Syed Abdullah Shah Sahib, you just see the programme. Tariq Chaudhry Sahib on a point of order.

جناب محمد طارق چوہدری: پوائنٹ آف آرڈر۔ last time جس دن یہ بات طے ہوئی تھی کہ ہم لوگ Presidential Address کو ایک دو دن کے لئے پیچھے کر لیں اور جو legislation business آگیا ہے اس کو پہلے کر لیں اس دن اس issue پر تفصیلی بحث ہوئی تھی اور یہ بات ہونے کے بعد یہ طے ہوا تھا کہ Question Hour نہیں ہو گا یہ بات طے ہو گئی تھی اور اس کے بعد اب اس طرح کے سوالوں کا اٹھانا اس ہاؤس کی پہلے بھی یہ روایت رہی ہے کہ جب کبھی ایک دن چھوڑ کر ہمارا session ہوتا تھا اور بعض اوقات ایسا ہوا کہ ہنگامی طور پر session جس دن schedule میں نہیں تھا اس دن session رکھا گیا تو Question Hour نہیں ہوتا اور اب بلاوجہ اس چیز کو الجھالیا جائے تو پھر یہ کوئی جواز نہیں بنتا کہ ساڑھے تین چار گھنٹوں کی تقریر کرنے کی اجازت کوئی نہیں دیتا اگر آپ ایک دوسرے کو accommodate نہیں کرتے تو پھر یہ House اس طرح نہیں چل سکتا لہذا یہ بات جو طے ہو گئی تھی اس کو دوبارہ اٹھانا کسی طرح ہمارے House اور اس کے وقت کے مفاد میں

نہیں ہے۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین : شکریہ۔

It has been moved by Ch. Amir Hussain, Minister for Parliamentary Affairs that under Rule 236 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 1988 the requirement of Rule 38 of the said Rules regarding Question Hour be dispensed with.

(The motion was adopted)

Madam Deputy Chairman: The Question Hour is suspended. Syed Iqbal Haider on a point of order.

Syed Iqbal Haider: Madam Chairperson, I have to strongly protest about the conduct of the Pakistan T.V. and Radio. They have grossly distorted my speeches and I have one request only that please do not release our speeches on your TV and Radio, which have no credibility, you damage our image by picking half sentence from one part of the speech and picking another half of sentence from the other part of the speech, the total impression which goes on the listeners is very negative and this is a very dishonest behaviour and conduct of Pakistan TV and Radio Pakistan that for God's sake if you cannot release the truth whatever it is. I say you cannot release it, I know you cannot release it, don't release any word of my speech. My prayer is that please issue directions, we are tired of them, we are sick of them, they have no respect for the point of view of the opposition.

میڈم ڈپٹی چیئرمین : تشریف رکھیں جی سن لیا ہے آپ کو۔

Syed Iqbal Haider: No, please issue them directive that hence forth not a word of Iqbal Haider should appear on TV and Radio.

میڈم ڈپٹی چیئرمین : تشریف رکھیں سن لیا ہے۔ اچھا آئٹم نمبر 3 adjournment

مسنٹر طارق چوہدری صاحب اور حافظ حسین احمد صاحب نمبر 127 دونوں کی ایک motions

ہی ہے۔

جناب محمد طارق چوہدری : محترمہ کل مسنٹر صاحب کے ساتھ یہ فیصلہ ہوا تھا کہ یہ

Adjournment Motion کو لیا جائے گا۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین : تو آپ ان کے ساتھ agree ہیں اس کو اتوار کے لئے

defer کرتے ہیں۔ Adjournment Motion 45 حافظ حسین احمد صاحب اور 119 سید

فصیح اقبال صاحب۔

ADJOURNMENT MOTION ; RE : ALLEGED LEAKAGE OF GAS
FROM THE GAS PLANT IN SUI, BLOCHISTAN

سید فصیح اقبال : محترمہ چیئرمین صاحبہ اخباری اطلاع کے مطابق بلوچستان میں سوئی کے مقام پر گیس صاف کرنے والے پلانٹ میں سے گیس خارج ہو رہی ہے اس سے ارد گرد کی آبادی کو خطرات پیدا ہو رہے ہیں اور ان کی صحت کے لئے خطرہ ہے۔ علاوہ ازیں کمپنی میں کام کرنے والے ملازمین بھی اس کی وجہ سے مختلف بیماریوں کا شکار ہو رہے ہیں یہ ایک اہم قومی معاملہ ہے اس پر بحث کی جائے۔

چوہدری نثار علی خان : opposed :

میڈم ڈپٹی چیئرمین : فصیح اقبال صاحب اب آپ اس کی admissibility پر آ جائیں۔

سید فصیح اقبال : محترمہ چیئرمین صاحبہ جیسا کہ آپ کو معلوم ہے سوئی ایک ایسا مقام ہے جس کی آبادی صرف سوئی گیس کی وجہ سے بنی ہے۔ وہاں پہلے کوئی چھوٹا سا گاؤں تھا۔ جب 56 میں وہاں سوئی گیس نکلی تو وہاں پر مقامی آبادی اور دور دراز سے کافی لوگ ملازم ہوئے۔ اس کے علاوہ وہاں شہر بنا اور بازار وغیرہ بنے۔ وہ ایک نئی بستی ہے۔ اب آپ یہ اندازہ کیجئے کہ جب گیس کے سلسلے میں دو سال پہلے، یہ واقعہ، میں اسی لئے بتا رہا ہوں کہ یہ اسی کے ساتھ منسلک ہے، وہاں دھماکے سے کچھ مشینیں خراب ہوئی تھیں تو کوئی ڈیڑھ مہینے کے بعد repair ہوئی تھیں۔ ویسے تو یہ ذمہ داری کمپنی کی ہے جو mother کمپنی ہے وہ چلا رہی ہے اس نے ٹھیک کرنے میں ڈیڑھ مہینہ لگایا۔ اس میں کچھ لوگ زخمی ہوئے تھے اور کچھ لوگوں کے مکانوں کو کافی نقصان پہنچا تھا اس کے ازالے کے لئے حکومت نے قدم اٹھایا تب اس کمپنی نے فوری طور پر تمام چیزیں کیس تو گیس کے سلسلے میں پھر بھی آئے دن یہ شکایت ہوتی ہیں اتنے crisis ہونے کے باوجود سوئی کا link کراچی سے daily services by air بھی ہے اور کمپنی کا اپنا جہاز بھی چلتا ہے اگر latest device ہو اور اس کے باوجود اگر گیس خارج ہو رہی ہے تو ویسے بھی ماحولیات میں ہم دریاؤں کی باتیں کرتے ہیں کوڑے کرکٹ کی بات کرتے ہیں، ایک ایسی چیز جو نہایت مہلک ہے اور بھوپال کا واقعہ آپ کے سامنے موجود ہے یونین کار بائٹ

میں ایک زہریلی گیس کا واقعہ تھا اس سے ہزاروں آدمی لقمہ اجل بنے میں نہیں سمجھتا کہ اس گیس کے خارج ہونے سے وہ نقصان ہو گا لیکن وہاں کی مقامی آبادی کی صحت پر اور جوہر کر وہاں کام کر رہے ہیں ان کی صحت کو بڑا نقصان پہنچا ہے اور میں نہیں سمجھتا کہ اس کے بعد اگر حکومت نے کوئی فیصلہ کر لیا ہو۔ کیونکہ اس motion کو دیئے ہوئے کوئی ڈیڑھ مہینہ ہو گیا ہے اور یہ روزانہ چل رہی تھی لیکن چونکہ منسٹر صاحب مصروف تھے اور جس دن منسٹر صاحب تشریف لائے اس دن شاید turn نہیں تھا۔ میرا خیال ہے کہ حکومت اگر کوئی قدم اٹھالیتی تو یہ مسئلہ زیر بحث نہ آتا لیکن ہمیں افسوس ہے کہ جب کوئی واقعہ اخبار میں آئے یا تو اس کی صحت کے بارے میں دوسرے دن منسٹری کی جانب سے یا کمپنی کی طرف سے آ جاتا ہے کہ اس کے لئے مناسب اقدامات کر لئے گئے ہیں تو آج یہ بحث نہ ہوتی۔ منسٹر صاحب کے بیان کے بعد میں دیکھوں گا کہ انہوں نے کوئی اقدامات کئے ہیں یا نہیں یا وہ گیس جو خارج ہو رہی ہے اس کا کیا نقصان ہوا ہے لہذا میں سوچتا ہوں کہ منسٹر صاحب کو اتنا وقت ادوں تاکہ اس کے بعد میں right of reply رکھوں۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین: جناب چوہدری ثار علی خان صاحب۔

چوہدری ثار علی خان: شکریہ میڈم چیئر پرسن یہ adjournment motions گیس کے اخراج کے سلسلے میں آئے تھے دونوں قدرے مختلف ہیں۔ فصیح صاحب کا گیس کے اخراج کے سلسلے میں ہے۔ حافظ حسین احمد صاحب کا ایک اخباری اطلاع کے مطابق انہوں نے وہاں کے مقامی ڈاکٹر کو quote کیا ہے اور وہاں پی پی ایل کا جو مقامی افسر ہے ان کو quote کیا گیا ہے گزشتہ کئی سال سے یہاں گیس کے اخراج سے بیماریاں پھیل رہی ہیں جس کی وجہ سے نہ صرف ہوئی گیس کے افسران اور ملازمین کی صحت پر برا اثر پڑ رہا ہے بلکہ ارد گرد کی جو آبادی کے لئے بھی یہ ساری چیزیں مہلک ثابت ہو رہی ہیں۔ میڈم چیئر پرسن! چونکہ دونوں adjournment motions قدرے مختلف ہیں اگر آپ اجازت دیں تو میں باری باری جواب دوں پہلے فصیح صاحب کے پوائنٹ کو لیتا ہوں یہ خبر غلط فہمی کی بنا پر اخباروں میں چھپی اس پر میری وزارت نے باقاعدہ اس کی تردید بھی کی جہاں تک گیس کے continuous اخراج کا تعلق ہے یہ بات حقیقت پر مبنی نہیں ہے اور جہاں تک اس اخباری خبر کا تعلق ہے جس میں کہا گیا ہے کہ گیس کئی سالوں سے خارج ہو رہی ہے یہاں مختلف قسم

کی بیماریاں پھیل گئیں ہیں اس کا تو حقیقت سے دور دور تک واسطہ نہیں ہے۔ بلکہ پی پی ایل کے جو دو ملازمین اس سلسلے میں quote کئے گئے انہوں نے یہ بیان دیا ہے کہ نہ تو کسی اخباری نمائندے نے ان سے کسی قسم کا بیان لیا ہے اور نہ ہی انہوں نے از خود اس قسم کا بیان دیا ہے اور نہ ہی اس بیان کا حقیقت سے کوئی واسطہ ہے۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ بنیادی طور پر یہ دونوں جو خبریں آئی ہیں یہ غلط فہمی کی بنیاد پر آئی ہیں مگر میں اس موقع پر یہ بھی گزارش کر دوں کہ ہائیڈروجن سلفائیڈ، جس کا ذکر کیا گیا ہے اور جو گیس کے اندر ہوتی ہے، اس سے کسی قسم کی مہلک بیماری نہیں پھلتی۔ اگر یہ ایک خاص حد سے تجاوز کر جائے تو بھی اس سے کوئی مہلک بیماری اثر انداز نہیں ہوتی۔ ساتھ ہی ساتھ میں یہ بھی عرض کر دوں جیسے کہ فصیح صاحب نے کہا ہے، کہ وہاں اس وقت ہے

جو monitor کرتا ہے کہ ہائیڈروجن سلفائیڈ ایک خاص معیار اور خاص حد سے تجاوز نہ کرے اور پچھلے کئی مہینوں بلکہ میں نے کئی سالوں کا ریکارڈ دیکھا ہے کہ ہائیڈروجن سلفائیڈ گیس جس کا وہاں اخراج ہوتا ہے وہ مقررہ معیار سے بہت کم ہے۔ مگر چونکہ یہ مسئلہ ہاؤس کے اندر پیش ہوا ہے اور مین نے مزید تسلی کے لئے وزارت پٹرولیم کو ہدایت کی ہے کہ وہ ایک fresh environment assessment survey کرے اور یہ جو شکایات سامنے آئی ہیں خواہ وہ غلط Reports پر ہی کیوں نہ مبنی ہوں، ان کی تہہ تک پہنچ کر یہ تعین کیا جائے کہ اس وقت گیس کا اخراج کس لیول پر ہو رہا ہے جو نہی وہ رپورٹ سامنے آئی، جو مجھے یقین ہے کہ دو یا تین ہفتوں کے اندر سامنے آجائے گی، تو اسے میں اس ہاؤس کے سامنے بھی پیش کرنے کے لئے تیار ہوں اور اس سلسلے میں اگر کوئی حفاظتی تدابیر اختیار کرنے کی گنجائش ہوئی تو وہ بھی کریں گے۔ لیکن مجھے یقین ہے جیسے کہ میں نے گزارش کی ایسی بات نہیں ہے اس وقت latest monitoring equipment وہاں موجود ہے اور اس کے مطابق وہاں گیس کا جو اخراج ہوتا ہے، اس کی وجہ سے کسی صورت میں بھی وہاں مقامی لوگوں پر یا وہاں جو ملازمین ہیں ان کی صحت پر اس کا کوئی اثر نہیں ہے۔ میں نے جیسے گزارش کی، ہے کہ میں ٹیکنیکل بنیادوں پر بھی اس motion کی مخالفت کر سکتا تھا جو کہ میں نے نہیں کی، میں نے وضاحت کی ہے اور مزید ہدایت وزارت کو دی ہیں کہ وہ مزید cross check کرے اور اس کی رپورٹ جو نہی سامنے آئی میں ہاؤس کے سامنے

پیش کر دوں گا۔ بہت شکریہ۔

ڈاکٹر محمد ریحان : پوائنٹ آف آرڈر۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین : ڈاکٹر ریحان صاحب، آپ ذرا ٹھہریں، mover کی بات سن

لیں۔

ڈاکٹر محمد ریحان : ایک اہم بات ہے، پھر وہ مس ہو جائے گی، وہ یہ ہے کہ وزیر

صاحب نے فرمایا اپنی تقریر کے دوران۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین : ویسے بھی آپ آج کل بغیر کسی وجہ کے بار بار پوائنٹ آف

آرڈر اٹھا رہے ہیں۔

ڈاکٹر محمد ریحان : آپ مجھے ویسے کہیں تو میں ایوان سے نکل جاتا ہوں۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین : نہیں، نہیں، یہ بات نہیں۔ میں یہ بات کہنا چاہ رہی ہوں کہ

پہلے کو بات کر لینے دیں۔

ڈاکٹر محمد ریحان : میں تو صرف یہ کہنا چاہ رہا ہوں کہ وزیر صاحب کے بیان کے

مطابق ہائیڈروجن سلفائیڈ سے کوئی مہلک بیماری نہیں پھیلتی۔ اگر کوئی مہلک بیماری نہیں

پھیلتی تو کوئی اور تو پھیلتی ہوگی۔ اس لئے براہ مہربانی وہ اس کی وضاحت فرمائیں۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین : آپ پہلے mover سے تو بات کریں۔ ڈاکٹر صاحب آپ

اس طرح درمیان میں بات نہ کیا کریں۔ پہلے mover کو بات کرنے دیں۔ سید فصیح

اقبال صاحب، کیا آپ وزیر صاحب کی وضاحت کے بعد اسے پریس کرنا چاہتے ہیں۔

سید فصیح اقبال : آپ میری بات تو سنئے۔ محترمہ جہاں تک ان کی وضاحت کا تعلق

ہے، وہ تو کافی اطمینان بخش ہے لیکن مجھے آپ کے ذریعے وزیر صاحب کی خدمت میں ایک

درخواست کرنا ہے کہ جب کسی خبر کے بارے میں کوئی تحریک التوا آئے اور اس کے بارے

میں حکومت تردید کر چکی ہو تو حکومت کو چاہئے کہ اس تردید کے بارے میں متعلقہ

mover کو بتا دیا جائے تاکہ یہ جو double exercise ہو رہی ہے یہ نہ ہو۔ اب جس دن

یہ خبر آئی ہے ہو سکتا ہے کہ کسی نے پڑھی ہو یا نہ پڑھی ہو۔ اگر یہ تردید وزارت کی طرف

سے آجاتی، خواہ کسی نے بھی تحریک التوا دی ہوئی ہو، تو میرا خیال ہے کہ یہ ایک اچھی روایت

ہوتی۔ میں کہتا ہوں کہ کم از کم پارلیمنٹ کے اراکین کو تو وہ چیزیں جو اخبار میں چھپ گئی

ہیں۔ اگر ہمیں اس کی اطلاع ہوتی کہ یہ خبر غلط ہے، یہ چیز نہیں ہے تو پھر میں اپنی بھی انکوائری کرواتا۔ میری تحریک تو اخباری بیان تک محدود تھی۔ اب وزیر صاحب نے جو بیان دیا ہے وہ اطمینان بخش ہے، میں اس وجہ سے اپنی تحریک کو press نہیں کرتا۔ لیکن وہ جو کہہ رہے ہیں کہ ابھی رپورٹ تیار ہوگی، میری گزارش ہے کہ جب وہ تیار ہو جائے تو اسے ہاؤس میں پیش کیا جائے تاکہ یہ مسئلہ for all times حل ہو سکے۔

Madam Deputy Chairman: The motion is not pressed. Next is 54, Prof. Khurshid Ahmad. He is absent, the motion is dropped. Motion No. 56 is also in the name of Prof. Khurshid Ahmed, it is also dropped as he is absent. Next item 2 of the agenda regarding legislative business.

چوہدری شجاعت حسین: پوائنٹ آف آرڈر۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین: جی چوہدری صاحب۔

چوہدری شجاعت حسین: میں یہ گزارش کرنا چاہوں گا کہ پروفیسر خورشید صاحب کا privilege motion جو پچھلے کوئی ایک ہفتہ سے چل رہا ہے اور وہ خود نہیں ہوتے، جس دن کوئی وزیر نہیں ہوتا، تو وہ اس چیز پر بہت زیادہ تنقید کرتے ہیں کہ آج وزیر نہیں آیا، میرا motion تھا وہ نہیں لگا۔ اس لئے میں یہ بات ریکارڈ کرنا چاہتا ہوں کہ پچھلے ایک ہفتہ سے ان کا adjournment motion آ رہا ہے اور وہ خود حاضر نہیں ہیں۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین: وہ ڈراپ ہو گیا ہے۔

ڈاکٹر بشارت الہی: پوائنٹ آف آرڈر۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین: ڈاکٹر بشارت الہی صاحب۔

ڈاکٹر بشارت الہی: میرے خیال سے شاید یہ بات آپ کے سیکرٹریٹ میں ریکارڈ

پر ہے کہ پروفیسر صاحب بیمار ہیں اور بیماری کی وجہ سے لندن گئے ہوئے ہیں لہذا وزیر صاحب کو یہ پوائنٹ secure نہیں کرنا چاہئے کہ ایک دفعہ اگر وہ سینٹ میں آ جائیں تو اپنی presence ریکارڈ کروائیں۔

چوہدری شجاعت حسین: پوائنٹ آف آرڈر۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین: چوہدری شجاعت حسین صاحب۔

چوہدری شجاعت حسین: میری گزارش ہے کہ یہ پتہ کرنا ہمارا کام نہیں ہے کہ

کون سے معزز رکن آئے ہیں یا نہیں۔ بہر حال یہ تحریک آج کے بزنس میں ہے۔ مجھے ان کی حاضری یا غیر حاضری کی کوئی اطلاع نہیں ہے اور نہ ہی ہونی چاہئے کہ کون آدمی بیمار ہے اور کون نہیں ہے۔ میں نے تو اس تحریک کے بارے میں بات کی ہے جو ہاؤس میں آئی ہے اس لئے ڈاکٹر صاحب بھی ریکارڈ درست کر لیں۔

**THE TRANSFER OF MANAGED ESTABLISHMENTS
SECOND AMENDMENT BILL, 1992**

Mr. Sartaj Aziz: I beg to move;

“that the Bill further to amend the Transfer of Managed Establishments Order, 1978 [The Transfer of Managed Establishments (Second Amendment) Bill, 1992] as passed by the National Assembly, be taken into consideration.

Madam Deputy Chairman: The question before the House is;

“that the Bill further to amend the Transfer of Managed Establishments Order, 1978 [The Transfer of Managed Establishments (Second Amendment) Bill, 1992], as passed by the National Assembly, be taken into consideration.”

(The motion was adopted)

Madam Deputy Chairman: The motion stands adopted. Now we take it clause by clause. The question before the House is:

“that clause 2 do form part of the Bill)

(The motion was adopted)

Madam Deputy Chairman: So, clause 2 forms part of the Bill. Now the question before the House is:

“that Clause 1, Short Title, and Commencement do form part of the Bill.”

(The motion was adopted)

Madam Deputy Chairman: The Clause 1, Short Title and Commencement form part of the Bill. Next Item No. 3.

Mr. Sartaj Aziz: I beg to move;

“that the Bill further to amend the Transfer of Managed Establishments Order, 1978 [The Transfer of Managed Establishments (Second Amendment) Bill, 1992], be passed.”

Madam Deputy Chairman: The question before the House is;

“that the Bill further to amend the Transfer of Managed Establishments Order, 1978 [The Transfer of Managed Establishments (Second Amendment) Bill, 1992], be passed.”

(The Bill was passed)

Madam Deputy Chairman: The Bill stands passed. Item No. 4.

THE BANKING TRIBUNALS (AMENDMENT) BILL, 1992

Chaudhry Abdul Ghafoor: I beg to move that the Bill further to amend the Banking Tribunals Ordinance, 1984 [The Banking Tribunals (Amendment) Bill, 1992], as passed by the National Assembly, be taken into consideration.

Mr. Manzoor Ahmad Gichki: Opposed.

میڈم ڈپٹی چیئر مین: opposed جی، چوہدری صاحب، آپ اس پر بولنا چاہیں گے۔

چوہدری عبدالغفور: میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ اس سے قبل نہ تو qualification of the members میں کوئی تبدیلی کی گئی ہے صرف اس کو سامنے رکھتے ہوئے اور گزشتہ تجربہ کو سامنے رکھتے ہوئے کہ تین ممبروں کے ٹریبونل پر نہ صرف expenses بہت زیادہ ہوتے ہیں بلکہ ان کی حاضری کی دفعہ نامکمل ہونے کی وجہ سے کافی کام pending چلا رہا ہے اور اس سلسلے میں جو ترمیم کی جا رہی ہے اسے تین ممبروں کے ٹریبونل کی بجائے one men tribunal کے طور پر یہ بل introduce کیا جائے۔

that is the only amendment so far as the qualification of the members and the Chairman is concerned there is no difference or no change in that اور بارے میں صرف یہ گزارش کروں گا کہ اس میں فیصلے جلدی ہونگے اور دوسری

بات یہ ہے کہ اسی قسم کی باقی جو Tribunal Courts ہیں وہ one made tribunal کے طور پر کام کر رہی ہیں مثال کے طور پر میں عرض کرنا چاہوں گا کہ Special Banking Court under the Banking Companies recovery of Loans Ordinance کے تحت جو ٹریبونل ہیں وہ بھی one man tribunal ہیں۔

Similarly, in respect of banks, according to Special Court Ordinance 1984, Special Court—one single Judge and the Tribunals are under the administrative control of the Law Department. So many Tribunals are working as one-man Tribunal. The only request made under this is to amend the law to the extent that one-man Tribunals be constituted, so that to expedite the disposal of the cases and also to save

the expenses at the time in the disposal of the cases. It is in line with the other so many Tribunals. گا کہ

یہ ایک ترمیم لائی گئی ہے۔ اس لئے اس کو oppose نہ کریں اور اس طریقے سے پاس کرنے دیں تاکہ یہ جو cases ہیں وہ جلد decide ہو سکیں۔ اور ویسے بھی وہ ایک formality ہوتی ہے۔ جو بینکنگ کے باقی ممبرز ہوتے ہیں اس کے مطابق جو matters ٹریبونل کے سامنے آتے ہیں thrash out ہو کر اس کا جلدی فیصلہ ہو سکے گا۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین: جی منظور گچکی صاحب آپ نے اسے oppose کیا ہے،
فرمائیں۔

جناب منظور احمد گچکی: جی ہاں میں اس پر بولنا چاہوں گا۔ ہم نے اس پر کوئی

تین چار ترامیم تجویز کی ہیں۔ محترمہ: یہ جو Establishment of Banking Tribunals, Amendments move ہوئے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ کوئی نیک نیتی پر مبنی نہیں ہیں ہمیشہ

کوشش یہ کی جاتی ہے کہ ٹریبونل میں دو یا تین ممبرز کو رکھا جائے۔ لیکن موجودہ حکومت کا کام یہ ہے کہ وہ ہمیشہ one man tribunal قائم کرتی ہے۔ اور اس کا مقصد یہی ہوتا ہے کہ جس طریقے سے اور جیسا بھی چاہے وہ manoeuvre کرے اور اپنے مفاد اور دلچسپی کے مطابق اسے چلائے۔ جناب والا! پہلی بات تو یہ ہے کہ اس بل میں بہت سی چیزیں ایسی ہیں جو میں سمجھتا ہوں کہ شرعی بھی نہیں ہیں کیونکہ آپ نے یہ دیکھا ہو گا کہ اگر ایک جج ہو گا تو مشاورت کے لئے اسے دو تین آدمیوں کی ضرورت پڑتی ہے۔ لیکن یہاں پر اس اسلامی اصول کو بھی نظر انداز کیا گیا ہے۔ پھر دوسری بات یہ ہے کہ اس میں آپ نے ایک چیز دیکھی ہوگی کہ a person who has been or is qualified for appointment as a

Judge of High Court or a District or an Additional District Judge

میں سمجھتا ہوں کہ یہ کسی ہائی کورٹ کے جج کی جگہ ہے میں سمجھتا ہوں کہ یہ اس chair کی بے عزتی ہے اس لئے اس کو بجائے ہم سیشن جج یا ڈسٹرکٹ جج کہیں اسے ہم یہ کہیں کہ اسکی appointing authority ہائی کورٹ کو ہونا چاہئے ^{not government} اس لئے کہ گورنمنٹ جو appoint کرے گی وہ اپنی مرضی کے مطابق کرے گی۔ اور اس میں اس کا اپنا interest ہو گا۔ اس لئے میں اس بل کی مخالفت کرتا ہوں۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین : شکریہ جی جناب سید عبداللہ شاہ صاحب۔

Syed Abdullah Shah: Madam Chairperson, thank you very much.

We do not oppose the laws for the sake of opposition and just now you saw our conduct and when the first legislation was taken up we did not oppose it because we thought it as a good law. But here we have got reservations and that is why we are opposing it. First of all, previously this Tribunal used to consist of three persons. Now the Objects and Reasons tell us that because two other members were either businessmen or bureaucrats, so they would not attend the court and that is the reason that the cases were kept pending.

Now, Madam, it is the Federal Government who appoints the members of the Tribunals. If they appoint such careless, irresponsible people who do not care to come and hear the cases, that is not the fault of the law. Secondly when we talk about Islamic laws or Islamization of laws, the principle of 'Mashawarat' is there. In the earlier law which they are now going to amend, there were three members of the Tribunal—one Chairman and two Members, so that they could consult among themselves about the result of the case. Now they are doing away with that principle of 'Mashawarat' as well although the claim of the Government is that they are going to Islamize all the laws.

Similarly, I have objection to the power being given to the Government to transfer a case from one Tribunal to another. Now we are really doing strange things. There are three organs under the Constitution—the legislature, the judiciary and the executive. By introducing the Shariat Courts we have given power of legislation to the courts, instead of Parliament having been empowered to make laws. The Shariat Court has been allowed to make laws for us and now here the Executive is going to order transfer of a case from one

Tribunal to another, that means, the functions of the judiciary, the courts are being taken over by the Executive. So, these are very serious objections to this sort of a legislation.

Basically, speaking as a matter of principle these Special Tribunals are themselves discriminatory in character. In a way I am of the view that they conflict with the provision of the Constitution which gives equal treatment to all citizens so far as the laws are concerned but they have made, and, of course, there is a provision that they can make it but then when you are having a Special Tribunal, you must be a little careful that the persons who are appointed there, they are properly qualified and all the principles of justice and fair play are being observed. So, I oppose this legislation on these grounds. My amendment are there and I will speak on the amendments, lateron.

Madam Deputy Chairman: Mr. Yahya Bakhtiar.

Mr. Yahya Bakhtiar: I would just like to make a very brief submission. In the first place, I would like to ask the honourable Minster for Law whether there is any appellent authority they say, yes, it is the High Court or some Judges of the High Court against the decision of the Banking Tribunals. I have not seen the law. Now if there is an appellate authority then why have they provided in the Ordinance under section 4, sub-section (2) that where more than one Banking Tribunal have been established in the same or different territorial limits, the Federal Government may, if considers it expedient to do so in the interest of the justice or for the convenience of the parties or of the witnesses, transfer any case of one Banking Tribunal to another. Now if there is an Appellate Authority the High Court then why should the Federal Government do it? Because that gives an impression that the Governemnt gets interested if there is an independent person is sitting in a tribunal and they do not like his decisions, or a party may approach the govenment and the case is transferred. I am not casting any aspersions but to make it fair if there is the High Court and that is the Appellate Authority, normally the Appellate Authority as a Revisionary Authority transfers the cases, not the Executive. Secondly, I entirely agree with Mr. Gichki as well as Syed Abdullah Shah that when they have made a Tribunal and only of one Member, it loses its significance altogether, because as Syed Abdullah Shah has said and he has rightly said, the purpose of the Special Tribunal was that there are specialized people specially trained who deal with special subjects, like Customs, Banking etc. Now if you do not have a bureaucrat as a

banker then no purpose at all, if he is going to be an ordinary Judge to preside over it, why not send it to the ordinary courts. They lose all their importance. The purpose was that this is a specialised body, special people who are specially trained and they will quickly dispose of these cases but if you have got the Judges then I would request them to abolish them altogether. For quick justice appoint more Judges to the High Court or District Judges and they will deal with them speedily. I am also agreed that if you are going to have only one Member Tribunal then there should be a very high level, at least a High Court or a person qualified to be a High Court Judge as its president and not of a District Judge or an Additional District Judge. I have got all respect for them but the level has to be high. So, my very brief submission, I hope, they will consider to improve the conditions. If you are going to have specialized Tribunal then you must have specialized people for it. There must be some response otherwise they conflict with the Article 25, being discriminatory and these appointment will be set aside on that ground.

Thank you very much.

Madam Deputy Chairman : Thank you. Any other member who wants to speak. Dr. Bisharat Elahi Sahib.

Dr. Bisharat Elahi : Thank you Madam Chairman. The purpose of amending any law is to improve it and this particular amendment Madam Chairman, is not improving the law but it is further hindering the process of law. That is my humble opinion on this particular issue. A one manned tribunal, where our Law Minister claims that the qualifications of the one man who would be appointed as a tribunal have not been changed even if they had improved—upon the qualification of that one man. One might have—thought that they are trying to improve something. Here we have a case where a judge of the High Court can be on the tribunal and a District Judge can also be on this tribunal as the one man tribunal. This I think is not going to help things the way they are telling us and the only reason and the argument given to us is speedy action could be taken and costs would be cut but at what expense. At the expense of justice which I think is not acceptable. I would humbly submit that this amendment needs thorough consideration and it should not be done in a hurry and the reasons given by the honourable Minister are not very convincing. I thank you madam Chairman.

Madam Deputy Chairman : Thank you. Mir Abdul Jabbar Sahib.

میر عبد الجبار : شکریہ میں سمجھتا ہوں کہ بذات خود Tribunal لفظ کا مقصد یہی

ہے کہ the composition of two, or three or four persons or Judges اور نہ لفظ ”ٹریبونل“ کا استعمال کرنا یہی ظاہر کرتا ہے کہ جج ایک نہ ہو، تین چار یا دو ہوں۔ اس کی تصحیح بھی کی جائے۔ اگر یہ سمجھتے ہیں کہ ایک جج کو رکھا جائے تو لفظ ”ٹریبونل“ استعمال ہی نہ ہو گا۔

میڈم ڈپٹی چیئر مین : چوہدری عبدالغفور صاحب۔

Ch. Abdul Ghafoor : To be very brief Madam, the objections taken by my learned friend Gichki is on two scores. One is that it is against the Islamic principles because one man is not in accordance with the injunctions or the principles of Islam and the ‘Asool of Mushawarat’, has not been kept in view. I think that is totally against the concept of Islamic principles. Because if one man can hear both the sides and can decide the matter after duly given the chance to be represented in the court that is enough and sufficient that the matter can be decided. So, there is nothing against the principles of Islam. The other is the qualification, as already submitted that no change in the qualification

جو پہلے تھیں انہیں improve کیوں نہیں کیا گیا۔ qualification کے متعلق نہیں کہا گیا کہ اسے improve کیوں نہیں کیا گیا۔ بلکہ کہا یہ گیا ہے کہ qualification کے مطابق یہ کوئی چپڑاسی یا قلی کو اس کے ساتھ tag کر دیا گیا ہے۔ تو میں عرض کرنا چاہوں گا کہ

as already submitted that no change in the qualification that already in the existing legislation, it was there Madam, that a banking tribunal shall consist of a person who is or has been or is qualified for appointment as a judge of the High Court or a judge of the District Court. So, the qualification has not been changed. Only those people know as some of our colleagues they practice in the banking courts that there is always a delay and when three members tribunal is constituted, other technocrats or bureaucrats are paid very nominal amount. So it is not actually acceptable to those members. So, the courts are not usually constituted and the thousands and thousands of matters are still pending and the courts are always not constituted being the three members tribunal. The tribunal does not mean that it must consist of more than one member but there are so many other tribunals working as one member tribunal. The question is to dispose of the matter and then the appeal as already pointed out lies to the High Court and the judge of the High Court and the matter can be redressed fully there and

there is nothing wrong so far as has been pointed out by Dr. Bisharat Elahi that the law has not been improved upon, question is very simple,

اور اس میں نہ تو کوئی bad intention ہے بلکہ practical as practical اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ یہ کورٹس جو constitute نہیں ہوتیں nominal اس کی account ہوتی ہے۔ بیورو کریٹ اور ٹیکنو کریٹ اسے اٹینڈ نہیں کرتے اور the practice of years and years together پھر تو ہائی کورٹ کے لیول پر اس کی اپیل نہ ہو اور اس میں کوئی bad intention موجود ہو تو یہ کہا جاسکتا ہے لیکن according to the qualification کہ جج آف دی ہائی کورٹ اور سٹنگ اور اس کے مطابق ڈسٹرکٹ جج they are fairly جو سینئر people ہوتے ہیں اس کے سامنے یہ matter لایا جاتا ہے اور میں یہ courts کرنا چاہتا ہوں کہ جو کورٹ constitute نہیں ہو رہیں اور پینڈنگ ہیں انہیں بہت جلد سینئرز ممبر کو appoint کر کے اور اس کی courts constitute کر کے ان matters کو پنپٹایا جائے گا۔ کیونکہ ہم چاہتے ہیں کہ financial matters کو جلدی سے جلدی dispose of کر کے ہائی کورٹ کے لیول تک بھی dispose of ہو جائیں۔ اور یہ matter زیادہ دیر تک پینڈنگ نہ رہے۔ اس لئے اس میں کوئی bad intention یا کوئی ایسی منشا موجود نہیں ہے بلکہ یہ experience سے حاصل کرنے کے بعد ایک in good intention یہ legislation یا ترمیم کی جا رہی ہے۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین : شکریہ جناب۔ ڈاکٹر بشارت الہی صاحب۔

ڈاکٹر بشارت الہی : یہ لاء منسٹر صاحب نے بہت کچھ فرما دیا تیزی میں۔ and the

only reason he has given is that he wants to expedite things

میں نے یہی کہا تھا کہ expedite at the cost of whom? دوسری بات یہ ہے کہ ہائی کورٹ کی انہوں نے بات کی ہے میرا خیال ہے کہ آپ اور ہم کو سب کو پتہ ہے کہ لاہور ہائی کورٹ کے بیچ پر بھی اس وقت بارہ یا پندرہ آسمیاں ہیں۔ وہ تو ان سے fill نہیں ہوتیں۔ وہاں سے اگر ہائی کورٹ میں چلی جائیں گی تو وہاں سپیڈی یہ کس طرح کریں گے۔

So when you don't have an expert sitting on a tribunal as Mr. Yahya Bakhtiar has very rightly pointed out the judge will be hampered in making up his mind on an issue like this. These are specialized subjects. Thank you very much.

Madam Deputy Chairman: Thank you. It has been moved by Ch. Abdul Ghafoor, Minister for Law and Justice that the Bill further to amend the Banking Tribunals Ordinance, 1984 [The Banking Tribunals (Amendment) Bill, 1992], as passed by the National Assembly, be taken into consideration.

(The motion was adopted)

Madam Deputy Chairman: The leave is granted. Syed Abdullah Shah Sahib.

Syed Abdullah Shah: I have already submitted a motion that this Bill may be referred to the Islamic Ideology Council because it is not in consonance with Quran and Sunnah as the principle of *Mushawarat* is being, done away with.

(interruption)

میڈم ڈپٹی چیئرمین: یہ تو آپ نے پہلے کر دینا تھا۔

Syed Abdullah Shah: I have given it early in the morning before it was taken up.

میڈم ڈپٹی چیئرمین: یہ تو آپ نے اس وقت پوائنٹ آؤٹ کرنا تھا۔

Syed Abdullah Shah: I had given it to you. I have given it to the Secretary ہم نے تو آپ کو صبح کہہ دیا۔ یہ تو صحیح نہیں ہے۔

(Interruption)

Madam Deputy Chairman: The motion has been carried.

سیکنڈریڈنگ clause-wise اب آپ جو amendments لانا چاہتے ہیں۔
عبداللہ شاہ صاحب اب سیکنڈریڈنگ میں آپ اپنی amendments پر بولنا چاہیں گے amendment پیش کریں۔

Syed Abdullah Shah: My amendment is. I move:

that in clause 2, in the proposed new clause 4, in sub-clause (2), for the words "Federal Government", occurring in the third line, the words "High Court of the concerned province", be substituted.

Madam Deputy Chairman: Manzoor Gichki Sahib.

Mr. Manzoor Ahmad Gichki: I move:

that in clause 2, in the proposed new clause 4, in sub-clause (2), for the words "Federal Government", occurring in the third line, the words "High Court of the concerned province", be substituted.

Ch. Abdul Ghafoor: Opposed.

Syed Abdullah Shah: Madam Chairperson, I have already submitted that the government did not have any power to transfer a case from one tribunal to another and legally speaking the government should not have such a power because it is not part of the judicature or a judiciary. It is for the judiciary to transfer a case from one court to another. When the appellate authority in this case is the High Court, my submission is that through this amendment I want that the High Court should have the power to transfer a case from one tribunal to another. When the government is taking this sort of a power it is not strengthening the institutions but to use mild language, they are at least weakening these institutions. I have already submitted that under the Constitution there are three separate institutions—executive, judiciary and Parliament. Under the Shariat Courts they have given power of legislation to the court which in fact belongs to this House and to the National Assembly and the Parliament. And now under this amendment the power of transfer of cases which is purely that of the High Court is being taken away by the government. This amendment is definitely malafide and it will amount to be a black law. Therefore, I request the House that this amendment may be considered favourably. This is being done with good faith and not to create any hinderance in the passage of the Bill but it is necessary that the power of transfer should be with the courts and not with the government.

Madam Deputy Chairman: Janab Manzoor Gichki Sahib.

جناب منظور احمد گچکی : شکریہ میڈم چیئرمین صاحبہ اس پر میں زیادہ نہیں کہوں گا صرف اتنا کہوں گا کہ جب بھی کوئی بل پیش ہوتے ہیں یا قانون بنتا ہے اس میں دیکھنا یہ ہوتا ہے کہ وقتی طور پر ہم اپنی خواہشات کو strengthen کریں یا ہم institutions بنائیں جو آنے والے وقت میں تمام کے لئے کار آمد ثابت ہوں۔ بد قسمتی سے محترمہ چیئرمین

صاحبہ اس ملک میں جب بھی قوانین بنے حاکم وقت نے یا اس وقت کی حکومتوں نے ان قوانین کو اپنی اغراض کے استعمال کے لئے بنایا بعینہ یہ جو ترمیم ہے یا یہ جو بل لایا گیا ہے اس میں بھی بدینتی کا سیدھا اظہار ہوتا ہے۔ اس میں دیکھنا یہ ہے کہ جب عدلیہ کو آپ اس طرح بے بس کریں گے کہ عدلیہ appoint نہیں کرے گی بلکہ فیڈرل گورنمنٹ کرے گی تو میں سمجھتا ہوں کہ اس سے عدلیہ کی ہتک ہوتی ہے۔ پھر دوسری بات یہ ہے کہ transfer of tribunals کا چکر جو یہاں کیا گیا ہے اس سے تو بالکل ہی یہ ظاہر ہو جاتا ہے کہ جہاں بھی اگر کسی شخص سے حکومت مطمئن نہ ہو اور وہ یہ دیکھے کہ وہ حکومت کی خواہشات کے مطابق نہیں چل رہا ہے تو وہ اس کو دوسری جگہ transfer کرے گا جہاں پر وہ اس کو dictate کر سکے اور تیسری بات جناب والا! یہ ہے کہ یہاں پر جس طریقے سے اس کو رکھا گیا ہے میں سمجھتا ہوں کہ یہ ٹھیک ٹھاک بدینتی پر مبنی ہے۔ اس لئے میری اس ترمیم کو قبول کیا جائے اور اسے منظور کیا جائے۔

چوہدری عبدالغفور: میں جناب والا مختصر ایسی عرض کرنا چاہوں گا کہ there is no some sort of misconception with regard to this provision as you know that the Law and Justice Division is the administrative department of the tribunals and this is quite in line with the other tribunals and other such like legislation — that only such provisions are kept in such a legislation, that in genuine cases wherever there is any necessity but not there is any... اس میں نہ کوئی بدینتی کا دخل ہے بلکہ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ law میں ایک ایسی provision موجود ہوتی ہے otherwise اگر یہ provision موجود نہ ہو تو genuine cases میں بھی یہ مشکل پیش آتی ہے اس لئے Law and Justice Division never interferes اور یہ on record ہے بلکہ history ہے کہ کبھی بھی کسی ایسی بنا پر بلکہ یہ جو banking tribunals کے affairs وہ Finance Division کے ماتحت ہوتے ہیں اس لئے ان tribunals کو ہم نے Law and Justice Division کے تحت پہلے سے رکھا ہوا ہے آج سے نہیں ہے یہ پہلے سے اسی طرح چلے آ رہے ہیں تاکہ independent ایک Division اس کو judge کرے اور کسی آدمی سے کوئی زیادتی نہ ہو سکے اور اس کے علاوہ جب Judge of the High Court اس کے اوپر بیٹھے ہیں تو میرا خیال ہے کہ یہ نہیں سوچنا چاہئے کہ کوئی ایسا استعمال ہو سکتا ہے کہ کسی ایسی منشا کے لئے اس کو transfer کیا جائے

بلکہ یہ ایک enabling provision موجود ہے جس کے تحت transfer ہو سکتا ہے otherwise in accordance with the territorial jurisdiction they will run their cases لیکن اگر کوئی انتہائی ضرورت ہوئی تو تب اس کو ٹرانسفر کیا جائے۔ میرا خیال ہے کہ اس provision میں کوئی غلطی نہیں ہے اس کو اسی طریقے سے پاس ہونا چاہئے۔

سید عبداللہ شاہ: جناب والا وزیر صاحب نے فرمایا ہے کہ یہ پاور فیڈرل گورنمنٹ اس لئے رکھتی ہے کہ کسی کے ساتھ زیادتی نہ ہو، تو کیا اگر ٹرانسفر کی پاور بانی کورٹ کو دی جائے گی تو لوگوں سے زیادتی ہوگی۔ لیکن اگر ٹرانسفر کی پاور حکومت کو دی ہوئی ہے تو کیا زیادتی نہیں ہوگی۔ Are they expressing no confidence in the courts ?

Madam Deputy Chairman: Thank you. The question before the House is;

“that an amendment has been moved by Syed Abdullah Shah and Mr. Manzoor Khan Gichki that in Clause 2 in the proposed new Clause-4 in Sub-Clause II for the words ‘Federal Government’ occurring in the third line, the word ‘High Court of the concerned Province’ be substituted.

(The motion was negatived)

Madam Deputy Chairman: The amendment stands rejected. Amendment No. 2, Syed Abdullah Shah Sahib.

Syed Abdullah Shah: Thank you, Chairperson. I move:

that in Clause 2 and the proposed new Clause 4 in Sub-clause 3 the words ‘or a District Judge or an Additional District Judge’ occurring in third line and fourth line be deleted.

Madam Deputy Chairman: Janab Manzoor Gichki Sahib.

Mr. Manzoor Ahmed Gichki: I beg to move:

that in Clause 2 and the proposed new Clause 4 in Sub-clause 3 the words ‘or a District Judge or an Additional District Judge’ occurring in third line and fourth line be deleted.

Madam Deputy Chairman: Janab Chaudhry Amir Hussain.

Chaudhry Amir Hussain: Opposed.

Madam Deputy Chairman: Syed Abdullah Shah Sahib.

Syed Abdullah Shah: Madam Chairperson, as I have already submitted that this sort of a law is not going to strengthen our institutions but rather they will be weakened. Firstly the government is taking the power of courts by the earlier provision that they will transfer the cases. Although under the Constitutions we are bound to separate the judiciary from the executive but even now we are passing such laws which gives executive, the power over judiciary and in this amendment they are equating a Judge of the High court with a District Judge and an Additional District Judge. This is really not understandable, how can you equate a superior judge with an inferior judge? So, my amendment is that only a person who is either a Judge of the High Court or who is qualified to be the Judge of the High Court can be appointed on the tribunal not the Additional District Judge or the District Judge. Already this power of the appointment is with the government which is not correct.

The tribunals should be appointed by the High Court or the judiciary but when they have got such wide power, why should they have the naked power of appointing anybody. Atleast they could have said that, that Additional Session Judge who is qualified to be the Judge of the High Court or that District Judge who could be qualified to be Judge of the High Court, he can be brought on the tribunal. Here there are several tribunals. In one tribunal a Judge of the High Court is the Chairman or the Presiding Officer and in other tribunals it is Additional District Judge and third one is the District Judge. Now there is hell of a difference between the status of these courts and appeal again lies to the same High Court against the decision. So, this sort of amendment is very necessary to make the law just in consonance with the provisions and principles of law and I request the Law Minister please reconsider it. I am not saying it just for sake of opposition but let us make proper laws. Thank you.

میڈم ڈپٹی چیئرمین : منظور احمد گچکی صاحب۔
 جناب منظور احمد گچکی : میں اپنے ساتھی کی رائے سے اتفاق کرتے ہوئے
 اس میں یہ اضافہ کروں گا کہ جس طرح یچی بختیار صاحب اور ہمارے

دوسرے دوستوں نے فرمایا کہ بیک وقت میں status کو لینا کہ جی Session Judge, District Judge and Judges of High Court یہ تینوں جی

ایسے سٹینڈرڈ ہیں کہ ظاہر ہے کہ ایک دوسرے سے کم تر ہوتے جاتے ہیں اب یہاں پر سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اگر ہم ایک ہی ہیں۔ سٹینڈرڈ ہمارا عجیب سا ہے اور مجھے یقین ہے کہ یہ ہائیکورٹ کے جج نہیں ہوں گے یعنی جو ہائیکورٹ کا جج بننے کا اہل ہو وہ نہیں ہوں گے بلکہ directly وہ انہی لوگوں کو لیں گے جو Session Court یا District Judge کی qualification کے مطابق اہل ہوں۔ تاکہ وہ اسے اس طرح استعمال کر سکیں۔ اس لئے جناب والا میں ہاؤس سے یہ request کرتا ہوں کہ کم از کم ہم جو پازیٹو تجاویز دیتے ہیں، ہمارا جو پازیٹو سٹینڈ ہوتا ہے اس کو تو قبول کریں۔ ہم اس طریقے سے مخالفت نہیں کر رہے جس طریقے سے وہ سمجھ رہے ہیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ ہم عدلیہ اور انتظامیہ کو علیحدہ علیحدہ کرنے کے دعویدار ہیں یہاں تو ہم نے تمام اختیارات انتظامیہ کے حوالے کر دیئے ہیں جس طریقے سے وہ چاہے ٹریبول بنائے اور ان کو لوگوں کے خلاف استعمال کرے اس لئے میں یہ امید کرتا ہوں کہ ٹریشری بینچو کے جو معزز ارکان ہیں۔ اس امینڈمنٹ کو قبول کریں گے۔

میڈم ڈپٹی چیئر مین : چوہدری عبدالغفور صاحب Minister for Law and Justice

چوہدری عبدالغفور : اس میں صرف یہی گزارش کرنا چاہوں گا جو already موجودہ قانون ہے ان qualifications کے بارے میں ہم کوئی ترمیم نہیں لارہے۔ Already law is as it is and as it is going to be amended law. No amendment in the qualifications. اس لئے میں عرض کرنا چاہوں گا یہ بہت پرانا چل رہا ہے اور اس سے آج تک کوئی شکایت پیدا نہیں ہوئی کہ اس سے کوئی misuse of power ہوئی ہیں۔ بلکہ میں یہ عرض کرنا چاہوں گا

District Judges they are also qualified to become the Judges of the High Court

ان کے ہوتے ہوئے جو senior most judges ہم appoint کرتے ہیں اس کے مطابق آج تک کوئی شکایت پیدا نہیں ہوئی اور نہ آئندہ انشاء اللہ اس بارے میں کوئی شکایت پیدا ہو گی

but the Justice Division in this context, quite independently and impartially اپنی ذمہ داریاں ادا کر رہا ہے اور فنانس ڈویژن علیحدہ اس سلسلے میں Administrative control کو ensure کیا گیا ہے تاکہ banking کے لئے کسی کے حق میں کوئی ایسی بات نہ ہو بلکہ تمام فیصلے independently and impartially ہوں اس کو weigh کر کے ultimately ہائیکورٹ میں جا کر اس کا فیصلہ ہو گا۔

So, I oppose.

Syed Abdullah Shah: If the honourable Minister makes an assurance on the floor of the House that only a District Judge or an Additional District Judge will be taken up on the Tribunal, who is qualified to be the Judge of the High Court and nobody else. I can withdraw my amendment.

(interruption)

Ch. Abdul Ghafoor: I cannot give an assurance beyond the legislation which is on the record. I stand by to legislation.

Syed Abdullah Shah: You want to have all the powers to yourself.

Madam Deputy Chairman: Thank you.

The amendment has been moved by Syed Abdullah Shah and Mr. Manzoor Ahmed Gichki—

“that in clause 2 in the proposed new clause 4 in sub-clause 3, the words or the District Judge or an Additional District Judge occurring in the 3rd and fourth line, be deleted”

(The motion was negatived)

Madam Deputy Chairman: The amendment is rejected.

Now the question is—

“that the clause 2 do form part of the Bill”..

(The motion was adopted)

Madam Deputy Chairman: Clause 2 forms part of the Bill.

Now the question is—

“that clause 1, short title and commencement do form part of the Bill”

(The motion was adopted)

Madam Deputy Chairman: The clause 1 forms part of the Bill.

Now Ch. Abdul Ghafoor, Please, Item No. 5.

Ch. Abdul Ghafoor: To move that the Bill further to amend the Banking Tribunals Ordinance, 1984 [The Banking Tribunals (Amendment) Bill, 1992], be passed.

Syed Abdullah Shah: Opposed.

Madam I will try to make a submission in the third reading, and it is my right.

(interruption)

Madam Deputy Chairman: You (Syed Abdullah Shah) oppose it?

Syed Abdullah Shah: Yes, I oppose it.

Madam, I will say that this legislation is defective basically on the face of it because the cases which are already pending in different Tribunals, they are before a Tribunal of three persons. By this amendment two members are to be dropped and only one person will be heading the tribunal. The law does not say that this will have retrospective effect, it will come into force as and when the Federal Government does it by a notification. So, this is a defective law and this will create complications for the litigants. The Law Minister has been saying that we will reduce the cost and we will have the quick justice I assure you that it will not be done. This will be challenged in the High Courts. Those pending cases cannot be decided after this amendment is made in law. Secondly, although I made that motion that this law is in contravention of principle of Shoora as enunciated in the Holy Quran and Sunnah. This should have gone to the Council of Islamic Ideology

which of course was not taken up for some or the other reason although I gave it early in the morning in the Secretariat. So, I oppose this Bill and again request the House, please reconsider your views because let us not be a party in passing a black law or a defective law. Thank you.

Madam Deputy Chairman: Mr. Manzoor Ahmed Gichki, please.

جناب منظور احمد گچکی : جناب چیئرمین صاحبہ میں یہ گزارش کروں گا کہ یہ بل جو move کیا گیا ہے، میں سمجھتا ہوں اس میں حد سے زیادہ خامیاں ہیں حکومت اگر اس کو واپس لے لے تو شاید اس کے حق میں جائے۔ جناب چیئرمین صاحبہ پہلی بات تو یہ ہے جیسا کہ میں نے پہلے بھی عرض کیا تھا اس میں انتظامیہ کو بہت involve کیا گیا ہے اور عدلیہ پر عدم اعتماد کا ٹھیک ٹھاک انداز میں اظہار کیا گیا ہے۔ اس کے بجائے کہ گورنمنٹ judges کو appoint کرے، ہائیکورٹ appoint کرے یہ legislation گورنمنٹ کو دی گئی ہے جو میں سمجھتا ہوں کہ ہائیکورٹ یا superior courts کے خلاف عدم اعتماد ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ اس میں بدینتی یہ ظاہر ہوتی ہے۔ Transfer of a case from one Tribunal to another اس کا مطلب یہ ہے کہ جو میں نے پہلے بھی کہا۔ اس میں بھی بدینتی کا اظہار کیا جاتا ہے۔ جناب والا اگر آپ پہلے بینکنگ ٹریبونل آرڈیننس دیکھیں اس میں یہ ہے۔ to members and chairman لیکن یہاں پر صرف ایک جج کا حوالہ دیا گیا ہے اور وہ بھی اس بدینتی کا اظہار ہے تین کی بجائے ایک جج پر انحصار کیا گیا ہے۔ جیسا کہ میں نے پہلے عرض کیا کہ یہ سینٹ کے قواعد و ضوابط 90ء کے against جاتی ہے۔ اس لئے کہ آپ کو مشاورت کے لئے ایک جج کی نہیں دو جج کی یا تین ججوں کی ضرورت پڑتی ہے۔ اس لئے اس بل کی مخالفت کرتا ہوں۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین : جناب چوہدری عبدالغفور صاحب۔

چوہدری عبدالغفور : میرا خیال ہے محترمہ میں اس سے پہلے جواب دے چکا ہوں جس قسم کی Constitution Judges کی موجود ہے وہ Tribunals work کر رہی ہیں اس کو کہنا کہ یہ بدینتی پر مبنی ہے یہ عدلیہ پر عدم اعتماد کا اظہار ہے یہ قطعی غلط ہے۔ وجہ یہ ہے اور

Even the Judges of the High Court and the Supreme Court are appointed by the Government.

اور اس بنا پر یہ کہ یہ عدم اعتماد کا اظہار ہے، بائیکورٹ کو پوائنٹ کرنا چاہئے غلط ہے۔
 دوسری بات کہ یہ composition change ہونے کے بعد جو پینڈنگ کیسز ہیں اس کا
 کیا بنے گا۔ The provision is already there, that merely by change of its composition.
 اس پر کوئی اثر انداز نہیں ہوگی بلکہ وہ جج اسی recorded evidence پر
 جو پہلے ہوگی اسی پر act upon کر کے اسی کا فیصلہ کریں گے۔ or merely no extra
 proceeding of Banking Tribunal shall be invalid by reason of only
 existance of a vacancy or other wise and secondly, the Banking
 Tribunals shall not be invalid by reason of a change in its composition
 be bound. اسی کے مطابق یہ فیصلہ ہو گا۔ جو نئی ترمیم constitute ہو رہی ہے۔ اس لئے
 یہ ابہام پیدا کرنا کہ اس کی composition change ہونے سے pending cases کا کیا
 بنے گا، یہ قطعی غلط ہے اور دوسری بات جو عدلیہ پر عدم اعتماد کا اظہار کیا گیا ہے، اس پر اس
 سے پہلے بات ہو چکی ہے 'The House has already made that argument' اور میں
 چاہوں گا legislation is quite in order اور is in the best interest for the
 disposal of the banking cases ہے، اس لئے اس کا بہت جلد فیصلہ ہو کر ہائی کورٹ
 سے dispose ہو کر لوگ اپنے حتمی فیصلے تک پہنچ سکیں۔

Madam Deputy Chairman: Thank you. It has been moved by Ch. Abdul Ghafoor, Minister for Law and Justice that the Bill further to amend the Banking Tribunals Ordinance, 1984 [The Banking Tribunals (Amendment) Bill, 1992], be passed.

(The motion was adopted)

Madam Deputy Chairman: The bill is passed. Now item No. 6—

Ch. Abdul Ghafoor Sahib.

THE CODE OF CIVIL PROCEDURE 1908 (AMENDMENT) BILL, 1991

Ch. Abdul Ghafoor: I move:

“that the Bill further to amend the Code of Civil Procedure, 1908 [The Code of Civil Procedure (Amendment) Bill, 1991], as reported by the Standing Committee, be taken into consideration at once.”

Madam Deputy Chairman: It has been moved by Ch. Abdul Ghafoor, Minister for Law and Justice:

that the Bill further to amend the code of Civil Procedure, 1908 [The Code of Civil Procedure (Amendment) Bill, 1991], as reported by the Standing Committee be taken into consideration at once. ”

(The motion was adopted)

Madam Deputy Chairman: The leave is granted. Now clause by clause reading.

The question is:

‘that clause 2 do form part of the Bill.’

(The motion was adopted)

Madam Deputy Chairman: Clause 2 forms part of the Bill.

Syed Abdullah Shah: Madam chairperson I am on a point of order. You will kindly bear with me that no such motion was made by the honourable Minister. He never said it.

میڈم ڈپٹی چیئرمین: یہ oppose تو نہیں ہوا۔

Syed Abdullah Shah: He has to move it and then you put it to the House.

(Pause)

Madam Deputy Chairman: The question is:

that clause 3 do form part of the Bill?

(The motion was adopted)

Madam Deputy Cairman : Clause 3 forms part of the Bill. Now the question is:

that clause 1, short title and commencement and preamble do form part of the Bill.

(The motion was adopted)

Madam Deputy Chairman: Clause 1, short title and commencement and preamble forms part of the Bill. Ch. Abdul ghafoor Sahib item No. 7.

Ch. Abdul Ghafoor: I beg to move:

that the Bill further to amend the Code of Civil Procedure, 1908 [The Code of Civil Procedure (Amendment) Bill, 1991], be passed.

Madam Deputy Chairman: It has been moved by Ch. Abdul Ghafoor, Minister for Law and Justice:

that the Bill further to amend the Code of Civil Procedure, 1908 [The Code of Civil Procedure (Amendment) Bill, 1991], be passed.

(The motion was adopted)

Madam Deputy Chairman: The Bill stands passed. Item No. 8—

چوہدری عبدالغفور: اس میں گزارش ہے کہ اس کو postpone کر لیں اور نمبر 10 کو لے لیں، اس کو بعد میں لے لیں گے۔ اس کو pending رکھا جائے۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین: ٹھیک ہے جی۔

جناب یحییٰ بختیار: اس وقت میں چلا جاؤں گا تو اس کے آنے کا کیا فائدہ۔ میری

ترمیم ہے۔

چوہدری عبدالغفور: اس کو ہم move ہی نہیں کر رہے ہیں اس لئے آپ اس کو amend کیا کریں گے۔ اس لئے درخواست کر رہے ہیں کہ اس کو pending رکھ لیا

جائے۔ اس وقت ہم اسے move ہی نہیں کر رہے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ تو بڑی اچھی بات ہے۔ لیکن میری ترمیم ہے۔

چوہدری عبدالغفور: جب یہ move کریں گے، اس وقت اسے دیکھ لیں گے۔

جناب یحییٰ بختیار: جب میں چلا جاؤں گا تو اس وقت move کریں گے تو پھر کیا

فائدہ۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین: اس کو کب تک کے لئے ڈیفر کریں۔

جناب یحییٰ بختیار: میری درخواست ہے کہ اگر اس کو next session پر رکھیں تو پھر ٹھیک ہے۔ لیکن اگر آپ دو تین دن کے بعد رکھیں گے تو پھر میں نہیں ہوں گا۔

محترمہ، میں یہ بھی گزارش کر رہا ہوں کہ میرا جو Resolution of disapproval that it is a very important matter

ہے، اسے لایا جائے لیکن وہ بھی نہیں آرہا ہے۔ جس میں کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ میڈم ڈپٹی چیئرمین: وہ تو میرا خیال ہے کہ آپ کا resolution پرائیویٹ ممبرز ڈے پر آرہا ہے۔ اب آئٹم نمبر 10 کال ایٹینشن نوٹس۔ سید فصیح اقبال، وہ تو نہیں ہیں۔ اس لئے اس کو ڈراپ کئے دیتے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: اگر آپ اس کو دو تین دن بعد کرنا چاہتے ہیں تو پھر مجھے اعتراض ہے اگر آپ اگلے سیشن تک pending رکھنا چاہتے ہیں تو پھر ٹھیک ہے۔

چوہدری عبدالغفور: آپ اس میں جو کہنا چاہتے ہیں وہ مجھے بتادیں۔

جناب یحییٰ بختیار: میں اس میں objection suggestion کرنا چاہتا ہوں۔

(اس موقع پر سید فصیح اقبال ہال میں داخل ہوئے)

میڈم ڈپٹی چیئرمین: آپ کہاں تھے، آپ کا آئٹم نمبر 10 پر call attention notice ہے۔ آپ تقریر فرمائیں۔

سید فصیح اقبال: محترمہ، ایک عرض تو یہ ہے کہ کرنل لطیف جو بلوچستان میں فارن آفس کی طرف سے ڈپٹی چیف پروٹوکول ہیں ان کو دس سال کی نوکری کے بعد فارن سروس سے بھیجا جا رہا ہے یہ ایک bad precedent ہے کہ فارن سروس میں ایسا کبھی نہیں ہوا وہ وہاں ملٹری کی طرف سے 81 میں تعینات ہوئے تھے، فارن آفس نے ان کی سروس secondment میں لی تھی، اس سے پہلے جب انہیں آرمی سے مانگا گیا تو فارن سروس نے کہا کہ یہ بڑا تجربہ کار افسر ہے ان کی ضرورت یہاں موجود ہے۔

ایک معزز رکن: محترمہ پہلے یہ اسے پڑھ لیں۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین: آپ پہلے پڑھ لیں

CALL ATTENTION NOTICE RE : INDUCTION OF ARMY OFFICERS IN THE FOREIGN SERVICE OF PAKISTAN

Syed Faseih Iqbal : I beg to draw the attention of the Minister of State for Foreign Affairs to the matter of sufficient public importance regarding :

“The induction of army officers in the foreign service of Pakistan on secondment.”

توجیسے چیئر مین صاحب کبہ رہے تھے۔

سید عباس شاہ : کسی نے oppose کیا ہے یا نہیں۔

چوہدری عبدالغفور : اس کے متعلقہ وزیر چونکہ نہیں ہیں اس لئے اس کو ڈیفر کر دیا جائے تاکہ وزیر صاحب کی موجودگی میں لیا جاسکے کیونکہ یہ اہم مسئلہ ہے۔

میڈم ڈپٹی چیئر مین : اس کو ڈیفر کر دیتے ہیں کیونکہ وزیر صاحب نہیں ہیں اس لئے آپ کس کے سامنے بولیں گے۔ متعلقہ وزیر نہیں ہیں۔

سید فصیح اقبال : نہیں ابھی جو مجھے بلایا گیا تو.....

میڈم ڈپٹی چیئر مین : نہیں میں تو بلاؤں گی جس کا آئٹم ہو گا اس کو بلاؤں گی۔

سید فصیح اقبال : آپ بالکل بلائیں لیکن منسٹر صاحبان کو بھی اسی طرح سے بلائیں

نال۔

میڈم ڈپٹی چیئر مین : منسٹر کو بلائیں جی۔

سید فصیح اقبال : میرا خیال ہے کہ منسٹر دورہ سے واپس آ گئے ہیں اور یہ تین مرتبہ ڈیفر ہو چکا ہے لہذا مجھے اپنے موقف کو بیان کرنے کی اجازت دی جائے۔

میڈم ڈپٹی چیئر مین : اسکو جی پھر ڈیفر کر دیں۔

چوہدری عبدالغفور : اسکو oppose کرتے ہیں اور ڈیفر کر دیں چونکہ متعلقہ منسٹر

نہیں ہیں لہذا وہی اس پر کچھ کہہ سکتے ہیں۔

میڈم ڈپٹی چیئر مین : اچھا oppose تو کر لیا اب اسے منسٹر کی آمد تک ڈیفر کرتے

ہیں۔ اس میں oppose ہونے والی بات نہیں ہے منسٹر نے سٹیٹمنٹ دینی ہوتی ہے۔

سید فصیح اقبال : ٹھیک ہے جی۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین: ٹھیک ہے جی جب آجائیں تو اس وقت تک ڈیفر کرتے ہیں۔
سید فصیح اقبال: جی ہاں جب وہ آجائیں اور میری بھی ضرورت آپ دیکھیں

ناں۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین: چوہدری صاحب! کل پھر صدر کے خطاب پر debate رکھ

دیتے ہیں۔

چوہدری عبدالغفور: ابھی شروع کر دیں یہ matter جو ہے چونکہ debate
 کو continue کریں گے جی اسلئے آج اسکو شروع کر دیں۔

جناب یحییٰ بختیار: محترمہ اس پر resolution of disapproval ہے وہ
 آپ ضرور سنیں کیونکہ legislation کی بات ہے آپ نے جو ordinances lay کئے
 ہیں ان میں ایک کے لئے میں نے resolution of disapproval بھیجا ہے۔

چوہدری عبدالغفور: وہ آرڈر آف دی ڈے پر آجائے تو ہم اسکے لئے تیار ہوں
 گے وہ آج تو آرڈر آف دی ڈے پر نہیں ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: میں تو تیار ہوں۔

چوہدری عبدالغفور: نہیں وہ تو آرڈر آف دی ڈے پر ہے ہی نہیں آپ ایڈریس
 کیا کریں گے۔

جناب یحییٰ بختیار: میں نے دو ہفتے پہلے چیئرمین کو اور کئی دفعہ سیکرٹری کو
 request کی تھی۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین: نہیں جی اس وقت منسٹر صاحب موجود نہیں تھے ناں اور
 debate کے دوران اسی لئے دوسرے بزنس کو نہیں لایا تھا۔

جناب یحییٰ بختیار: جی یہ میں request کر رہا ہوں کہ کیا یہ legislation کے
 دن پر آئے گا۔

چوہدری عبدالغفور: آئے گا ابھی آیا نہیں۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین: آج تو ہمارے ایجنڈے پر کچھ نہیں۔ Sunday کو کیا خیال ہے
 چوہدری صاحب۔

چوہدری عبدالغفور: یہ مجھے پتہ نہیں آپ کے سیکریٹریٹ کو معلوم ہو گا۔

جناب یحییٰ بختیار : کل سے کریں جی۔
چوہدری عبدالغفور : کل کے لئے ابھی بزنس ہم decide کرتے ہیں جی۔
 (مداخلت)

جناب یحییٰ بختیار : کل یہ نہیں ہو سکتا۔ ایک دن میں دو کالم نہیں ہو سکتے ہم کو پتہ ہے یہ آپ clear rules ہیں۔

میڈم ڈپٹی چیئر مین : آپ اتوار کو کیوں نہیں رکھتے پرائیویٹ ممبرز ڈے پر۔
جناب یحییٰ بختیار : یہ چلے جائیں گے جی اس دن۔

چوہدری عبدالغفور : نہیں جائیں گے جی۔ بالکل نہیں میں تو کبھی نہیں گیا جی۔
میڈم ڈپٹی چیئر مین : یحییٰ بختیار صاحب! انکے ساتھ ٹریجڈی ہو گئی تھی ان کا جانا اس لئے ہوا تھا ورنہ حاضر رہتے ہیں۔ تو بس میرا خیال ہے decide ہے Sunday کو رکھ لیتے ہیں۔

سید عباس شاہ : پوائنٹ آف آرڈر محترمہ! debate کیا جائے اور اس کے ساتھ عالم لایکا صاحب اس دن خفا ہوئے تھے بقایا ان کی تقریر رہتی ہے وہ اگر پوری کی جائے تو اچھی بات ہے۔

میڈم ڈپٹی چیئر مین : کس کی جی۔
سید عباس شاہ : عالم لایکا صاحب کی۔
میڈم ڈپٹی چیئر مین : وہ تو ہو گئی۔ ویسے چوہدری صاحب آپ آج ایجنڈے پہ تقریر کیسے رکھ سکتے ہیں speech آج نہیں رکھ سکتے، کل کے لئے کر دیتے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار : محترمہ میرا وہ آئنی ترمیمی بل تھا۔
سید فصیح اقبال : پوائنٹ آف آرڈر۔ محترمہ وزیر خارجہ یہاں موجود ہیں میرا خیال ہے۔

میڈم ڈپٹی چیئر مین : نہیں وہ موجود نہیں ہیں وہ کسی meeting میں ہیں رابطہ کرنے کی بڑی کوشش کی ہے وہ یہاں نہیں ہیں۔

سید فصیح اقبال : یہ آج کے ایجنڈے پر لگا ہوا تھا۔
میڈم ڈپٹی چیئر مین : یہ سارے بیٹھے ہوئے ہیں آج ہم لوگوں نے بہت کوشش کی

اور ذاتی طور پہ میں نے بھی ان سب کو contact کرنے کی کوشش کی، چوہدری ثناء صاحب سے تو رابطہ ہو سکا لیکن ان سے رابطہ کسی صورت نہیں ہو سکا۔ وہ فارن آفس میں کسی میٹنگ میں تھے رابطہ نہیں ہو سکا حالانکہ میں نے بڑی سختی سے ان کو نوٹس بھیجا ہے اور ان کی ایک تحریک التوا بھی تھی۔ بہر حال اب یہ ڈیفر کر دی گئی ہے۔ جی حافظ صاحب۔ آن پوائنٹ آف آرڈر۔

حافظ حسین احمد: محترمہ شکریہ میں آپ کی توجہ ایک اہم مسئلہ کی جانب مبذول کرانا چاہتا ہوں۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین: میں نے دو مرتبہ آپ کا نام بھی پکارا تھا adjournment پر۔

حافظ حسین احمد: جی ذرا میں باہر گیا ہوا تھا کچھ کام تھا۔ تو اس سلسلے میں یہ ہے کہ رمضان کا مہینہ ہے اور یہ ملک اسلام کے نام پر حاصل کیا گیا لیکن بد قسمتی سے یہاں پر اخبارات میں بھی ہم روزانہ دیکھتے ہیں کہ ایک جائز اور ایک ناجائز شراب پکڑنی گئی حالانکہ شراب تو ناجائز ہی ہے۔ میرے پاس ثبوت ہے اور سوشل ویلفیئر کے افراد نے کچھ افراد کے نام بھی دیئے ہیں۔ یہ جو پرمٹ ہے آپ کے سامنے پیش کرنا چاہتا ہوں سی بی آر والے جاری کرتے ہیں صرف غیر مسلم اور دوسرے لوگوں کے لئے جو یہاں پر سفارت خانے ہیں۔ لیکن یہ بد قسمتی ہے کہ یہاں پر یہ کاپی دس ہزار روپے میں بکتی ہے اور وہ افراد خریدتے ہیں اور کریٹوں کے کریٹ غیر ملکی شراب منگوائی جاتی ہے۔ اور اس میں باقاعدہ طور پر کراچی کے کسٹم کلکٹر ملوث ہیں C.B.R. کے چیئرمین کا داماد ہے۔ میرے پاس ان کا ایڈریسز ہیں۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین: حافظ صاحب آپ اس کو باقاعدہ طریقہ سے move کریں۔

حافظ حسین احمد: ٹھیک ہے یہ دو چار دن ہو گئے ہیں رمضان شریف ہے اور یہ شراب نوشی اور باقاعدہ طور پر یہ پرمٹ جاری کئے جا رہے ہیں اسلامی جمہوریہ پاکستان میں، یہ کاپی دس ہزار روپے میں بک رہی ہے۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین: متعلقہ منسٹر بھی بات کرے گا اس لئے میں کہہ رہی ہوں۔

آپ اس کو proper طریقے سے move کر دیں تو اس کو ہم ہاؤس میں لے آتے ہیں۔ یہ important ہے اور رمضان میں اہم ہے اس کو ہم لے آتے ہیں۔ آپ آگے proper طریقے سے move کریں۔

حافظ حسین احمد : ہمارے دوست جی خواہ مخواہ خفاہور ہے ہیں، میں نے کسی کا نام نہیں لیا ہے۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین : آپ بے شک نام بھی لے لیں جس وقت آپ move کریں گے۔

جناب شہزاد گل : جی یہ رمضان میں بند کر دیں اور غیر رمضان میں کھلا کر دیں یہ کیا ہے۔

حافظ حسین احمد : نہیں جی ایسی بات نہیں ہے میں کہہ رہا ہوں کہ اس کی تحقیق کی جائے کہ یہ کیوں ایسا ہو رہا ہے۔

سید فصیح اقبال : آن پوائنٹ آف آرڈر جناب آج لالیکا تشریف نہیں لائے محترمہ! Paper N.P.T. پر اتنی بحث ہوئی تھی اس میں سب نے تحریک التواء دی تھی۔ اب عید کا زمانہ ہے پتہ چلا ہے کہ ریڈیو پاکستان کے عملے کو بھی تنخواہ نہیں ملی۔ تو کم از کم ایوان میں اسی قومی اہمیت کی چیزوں کے بارے میں بتایا جائے۔۔۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین : پوائنٹ آف آرڈر پر کیا فائدہ ہے جی۔
سید فصیح اقبال : آپ کم از کم متعلقہ وزیر کو ہدایت تو کر سکتی ہیں۔
 (مداخلت)

Madam Deputy Chairman : The House is adjourned to meet again at 10.00 A.M. tomorrow morning.

[The House adjourned to meet again at ten of the clock in the morning on Thursday, marach 12, 1992.]